شہادت

امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کا

ذمہ دار کون؟

تحقیق: مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین

امابعد

کیا یزید پلید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا تھا؟ اور کیا وہ اس قتل سے راضی تھا؟ اور کیا اس نے اس قتل پر خوشی کا اظہار کیا تھا ؟

بعض روایات میں یہ بات صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ یزید پلید علیہ مایستحقہ نے امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ جمہور ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یزید پلید اس قتل سے راضی تھا اور اس نے خوشی کا اظہار بھی کیا تھا نیز ائمہ و علماء سب نے اس واقعہ کربلا کا ذمہ دار یزید پلید کو ہی ٹھہرایا ہے۔

فرمان سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو آنے والے فتنوں کی خبر دی جس میں ایک فتنہ یزید پلید کی امارت کا ہے جس بارے متعدد روایات موجود ہیں جس میں یزید پلید کے دین میں رخنہ اندازی کی خبر دی گئی جبکہ بعض میں لونڈوں کی حکومت سے خبر دار فرمایا کثیر تعداد میں یہ احادیث طیبہ موجود ہیں اسی طرح امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر بھی دی اور بعض روایات میں کربلا کا ذکر موجود ہے اور بعض روایات میں قاتل کی نشاندہی بھی فرمادی اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو ذخیرہ تیار ہو جائے۔

ابن عساکر تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم اور طبرانی دو مختلف طرق سے معجم میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی جبکہ امام ہیثمی مجمع الزوائد، امام سیوطی خصائص کبری و جامع صغیر مع زیادات، امام محمد بن یوسف صالحی سبل الھدی والرشاد، امام علی متقی کنز العمال، امام یوسف نبہانی، حجۃ

اللہ علی العالمین، امام محمد بن عبد الرسول برزنجی مدنی الاشاعۃ لاشراط الساعۃ میں ناقل:

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اس حال میں تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر جلال کے آثار نمایاں تھے فرمایا کہ تمہارے پاس اندھیری رات کے ٹکڑوں کی مانند فتنوں آئیں گے جب بھی اللہ کے رسول اس دنیا سے تشریف لے گئے ان کے بعد دوسرے آئے مگر اب نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اب بادشاہت آئے گی اے معاذ میری بات کو ذہن نشین کر لو ذرا گنتی کرو جب گنتی پانچ تک پہنچی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یزید لا یبارك الله فی یزید وفی روایة لابارك الله فی یزید الطعان اللعان ثم ذرفت عیناه صلی اللہ علیہ وسلم ،ثم قال نعی الی حسین وفی روایة حبیبی وسخیلی حسین واتیت بتربته واخبرت بقاتله

یزید آئے گا اللہ تعالی اس طعان و لعان یزید کو برکت نہ دے مجھے حسین (رضی اللہ عنہ) کی شہادت کی خبر دی گئی ان کی جائے شہادت کی مٹی بھی میرے پاس لائی گئی اور ان کے قاتل کی بھی مجھے خبر دی گئی اور مجھے ان کا قاتل دکھایا گیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲ ص ۱۰۲ رقم الحدیث: ۲۸۶۱، وج ۹ ص ۲۸، رقم الحدیث: ۵۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۲۰، رقم الحدیث: ۱۵۱۲۰، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۹، رقم الحدیث: ۳۴۳۱۹، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، سبل الهدی والرشاد ج۱۰ ص ۳۸۶، مطبوعہ المجلس الاعلی للشؤن

الاسلامیۃ لجنۃ احیاء التراث الاسلامی قاہرہ مصر، الخصائص الکبری ج ۲ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۸۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ،الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۶۴ مطبوعہ دار المنہاج للنشر والتوزیع بیروت لبنان)

فرمان ام المؤمنین یزید قاتل ہے:

حضرت شیخ محقق ابن عساکر سے ناقل کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

يزيد لا بارك الله فى يزيد الطعان اللعان اما انه نعى الى حبيبى وسخيلى حسين اتيت تربته ورايت قاتله

مولوی سبحان بخش شکار پوری نے ماثبت بالسنۃ کا ترجمہ (مصدقہ و پسند کردہ مولوی نانوتوی) کرتے ہوئے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یزید اللہ اس یزید قاتل اور ملعون میں برکت نہ کرے سنو مجھ کو میرے حبیب اور بچہ حسین کی خبر مرگ پہنچتے ہی میرے پاس وہ مٹی آئی اور میں نے اس کے قاتل کو دیکھا۔

(ماثبت بالسنۃ ص ۲۵ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

اس کتاب ماثبت بالسنۃ کا اردو ترجمہ مولوی سبحان بخش شکار پوری نے کیا ہے اور دارالعلوم دیوبند کے مولوی قاسم نانوتوی نے مطالعہ کرنے کے بعد پسند کیا ہے۔

(ماثبت بالسنۃ ص ۲ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

فرمان سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ یزید پلید قاتل ہے:

واقعہ کربلا کے بعد یزید پلید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس خط بھیجا جس میں محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے لئے ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کی جس کے جواب میں آپ نے یزید پلید کو یہ جواب بھیجا:

قد قتلت حسينا وفتيان عبدالمطلب مصابيح الهدى ونجوم الاعلام غادرتهم خيولك بامرك فى صعيد واحد مزملين بالدماء مسلوبين بالعراء مقتولين بالظماء لامكفنين ولامستورين الخ

یعنی بلا شبہ تو نے امام حسین اور عبدالمطلب کے جوانوں کو قتل کیا ہے جو ہدایت کے روشن چراغ اور چمکتے ہوئے ستارے تھے تیرے حکم سے تیرے لشکر کے سواروں نے ایک ہی جگہ ان کو خاک و خون میں ملا دیا وہ سخت پیاس کی حالت میں شہید ہوئے اور ان کے لاشے برہنہ اور بے کفن کھلے میدان میں پڑے رہے

اس کے بعد فرمایا:

اعجب عندى من طلبتك ودى وقد قتلت ولد ابى وسيفك يقطر من دمى وانت احد ثارى الخ

یعنی کس قدر تعجب کی بات ہے کہ تم مجھ سے دوستی کی توقع رکھتے ہو حالانکہ تم نے میرے باپ کی اولاد کو قتل کیا ہے اور تمہاری تلوار سے میرا خون ٹپک رہا ہے تم میرے عزیزوں کے قاتل ہو۔

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر ج۳ص۵۶۹ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا فرمان یزید نے امام کو شہید کرایا:

یزید کی بد بختی کہ اس نے حکومت کے پہلے سال امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرایا، مدینہ منورہ کی حرمت کو پامال کیا، حرم مکہ مکرمہ میں خون بہایا اور کعبہ شریف کو جلا کر بے حرمتی کی گئی۔

(تاریخ یعقوبی لابن ابی یعقوب متوفی ۲۸۴ھ ج۱ص۳۰۲ مطبوعہ مکتبہ لیدن المحروسہ بمطبع بیرل ۱۸۸۳ء)

یزید پلید کا ولید بن عتبہ کے نام خط:

امام ابو المؤید موفق بن احمد مکی خوارزمی حنفی متوفی ۵۶۸ھ فرماتے ہیں:

یزید پلید نے مدینہ منورہ کے گورنر ولید بن عتبہ کو خط میں لکھا امام حسین، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن ابو بکر، عبد اللہ بن زبیر (رضوان اللہ تعالی علیہم) سے میرے لئے بیعت لے:

فمن ابی علیك منهم فاضرب عنقه وابعث الی براسه

ان میں سے جو بھی میری بیعت سے انکار کرے اس کو قتل کر کے اس کا سر میرے پاس بھیج دے۔

(مقتل الحسین ص ۲۶۲ مطبوعہ دار انوار الھدی)

مؤرخ ابن اعثم لکھتے ہیں:

یزید نے ولید بن عتبہ کے نام خط لکھا میرا خط ملنے کے بعد مدینہ کے لوگوں سے دوبارہ بیعت لو عبد اللہ بن زبیر کو ابھی کچھ نہ کہنا اس کو آزاد چھوڑ دو کیونکہ وہ ہمیشہ ہماری پہنچ میں ہے وہ فرار نہیں ہو سکتا

ولکن مع جوابك الی راس الحسین بن علی فان فعلت ذلك فقد جعلت لك اعنة الخیل ولك عندی الجائزة والحظ الاوفر والنعمة واحدة

اس خط کے جواب کے ساتھ مجھے حسین بن علی کا سر چاہئے اگر تم یہ کام کروگے تو میں تم کو اچھا انعام دونگا۔

ولید نے جب یہ خط پڑھا تو اس نے کہا:

لا واللہ لایرانی اللہ قاتل الحسین بن علی وانا لا اقتل ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولو اعطانی یزید الدنیا بحذافیرھا

یعنی خدا کی قسم اللہ مجھے حسین کا قاتل نہ بنائے اگر یزید مجھے ساری دنیا بھی دیدے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نواسے کو ہرگز قتل نہ کرونگا۔

(کتاب الفتوح لابن اعثم ج۳ جزء۵ ص۱۸)

ابن زیاد بد نہاد کی گواہی کہ یزید نے ہی سے قتل امام کا حکم دیا:

خبیث ابن زیاد کی گواہی کہ اس کو یزید پلید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا تھا:

اما قتلی الحسین فانه اشار علی یزید بقتله او قتلی فاخترت قتله

ابن زیاد نے کہا جہاں تک میرے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کا تعلق ہے تو وہ اس لئے تھا کہ یزید نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ان کو قتل کروں ورنہ وہ مجھے قتل کردے گا تو میں نے ان کے قتل کو اختیار کیا۔

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر ج۳ ص ۵۷۸ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

واقعہ کربلا کے بعد جب یزید پلید نے ابن زیاد کو مدینہ منورہ پر چڑھائی اور مکہ مکرمہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنھما کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا تو ابن زیاد نے کہا:

واللہ لا جمعتہما للفاسق قتل ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وغزو الکعبۃ ثم ارسل الیہ یعتذر

خدا کی قسم میں اس فاسق یزید کے لئے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل جو پہلے کرچکا ہوں اور کعبہ میں لڑائی دونوں جمع نہیں کرونگا تو اس نے معذرت کردی۔

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر ج۳ص۵۵۷ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان، البدایہ والنھایہ ج۸ ص۲۵۰ مطبوعہ دارالفجر للتراث قاہرہ، مصر)

ابن زیاد کا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو خط:

مؤرخ ابن اعثم اور علامہ علی حسین بکری مدنی رحمہ اللہ تعالی ابن زیاد کا خط نقل کرتے ہوئے ہیں: جب حر نے حضرت امام پاک کے اترنے کی اطلاع ابن زیاد کو دی تو اس نے خط ایک خط حضرت امام کو لکھا:

قد بلغنی نزولك كربلاء وقد كتب الی امیر المومنین یزید ان لا اتوسد الوثیر ولا اشبع من الخمیر او الحقك باللطیف الخبیر او تنزل علی حکمی وحکم یزید الخ

کہ مجھے یزید نے لکھا ہے کہ میں ہرگز سونے کے لئے آنکھ بند نہ کروں اور نہ کھانے سے اپنا پیٹ بھروں یہاں تک کہ آپ کو یزید کی بیعت قبول کراؤں یا قتل کردوں۔

(کتاب الفتوح لابن اعثم ج۳ص۸۵، فضائل صحابہ و اہل بیت ص ۲۲۳ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور، تنویر الازہار ترجمہ نور الابصار ج۲ص۱۵ مترجم شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ تفہیم البخاری پبلی کیشنز فیصل آباد)

شمر خبیث کا قول کہ یزید پلید نے قتل امام رضی اللہ عنہ کا حکم دیا:

یزید نے سب لشکریوں کو جمع کیا اور کہا قاتل حسین کون ہے؟ سب نے کہا خولی ہے، خولی نے کہا سنان بن انس ہے، سنان بن انس نے کہا بشیر بن مالک ہے اس نے کہا شمر ہے، شمر نے کہا میں نہیں ہوں یزید نے کہا سب کا اتفاق تجھ پر ہے

اچھاتو بتا کون ہے؟ شمر (مردود) نے کہا قاتل حسین وہ ہے جس نے قتل کا حکم دیا اور لشکر اور فوج واسطے قتل کے بھیجی، یزید اس بات سے شرمندہ ہوا اور کہا دور ہو جاؤ تم لعنت ہو خدا کی تم پر۔

(مرج البحرین مصنفہ مولوی عبد الرب دیوبندی ص ۳۷۱، مطبوعہ مکتبہ تھانوی کراچی)

یزید پلید کا اقرار قتل:

جب ابن زیاد نے یزید پلید کے دربار میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کرام ور فقاء رضی اللہ عنہم اجمعین کے سر بھیجے تو ابن زیاد کا حال یزید کے ہاں اچھا ہو گیا اور اس کا رتبہ بڑھا دیا اور اس کی کارگذاری پر خوش ہوا مگر لوگوں کا رویہ دیکھا تو کہنے لگا اللہ تعالی کی لعنت ہو مرجانہ کے بیٹے پر

فبغضنی بقتله الی المسلمین و زرع فی قلوبهم العداوة فابغضنی البر والفاجر بما استعظموه من قتل الحسین

یعنی ابن زیاد نے حسین کو قتل کر کے مجھے مسلمانوں کی نظر میں مبغوض بنا دیا اور ان کے دل میں عداوت کا بیج بو دیا ہر نیک و بد مجھے برا سمجھتا ہے کیونکہ عام لوگوں کی نگاہ میں میرا حسین کو قتل کرنا بہت بڑی شقاوت ہے۔

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر ج ۳ ص ۵۳۸ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص)

یزید کے بیٹے کی گواہی:

یزید پلید کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے نے چند دن حکومت کرنے کے بعد اپنے آپ کو حکومتی امور سے علیحدہ کر لیا اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا:

ثم قلد ابی الامر و کان غیر اھلہ ونازع ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقصف عمرہ وانبتر عقبہ وصار فی قبرہ رھیبا بذنوبہ ثم بکی وقال ان من اعظم الامور علینا علمنا بسوء مصرعہ وبئیس منقلبہ وقد قتل عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واباح الحرم وخرب الکعبۃ الخ

پھر میرے باپ نے خلافت سنبھالی اور وہ اس کا اہل نہیں تھا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نواسے سے جھگڑا کیا اور اس کی زندگی ختم کر دی اور اس کی اپنی اولاد بھی تباہ ہو گئی اور وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کا قیدی ہو گیا، پھر اس نے رو کر جو بات ہم پر سب سے زیادہ بھاری ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں اس کے برے انجام کا علم ہے اس نے عترت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قتل کیا اور شراب کو جائز قرار دیا اور کعبہ کو ویران کیا۔

(الصواعق المحرقۃ ج ۱ ص ۶۴۱ مطبوعہ دار الوطن ریاض ، الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۷۲ مطبوعہ دار المنہاج للنشر والتوزیع بیروت لبنان)

امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یزید قتل امام سے راضی تھا:

عقائد کی مشہور و معروف کتاب شرح العقائد النسفیۃ میں امام سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

والحق ان رضاء یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذلك واھانۃ اھل بیت النبی علیہ السلام مما تواتر معناہ وان کانت تفاصیلہ آحادافنحن لانتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ الخ

اور حق اور سچ بات یہ ہے کہ بے شک یزید پلید حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل سے راضی تھا اوراس نے خوشی کا اظہار کیا اور اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین کی یہ بات تواتر سے ثابت ہے اگرچہ تفاصیل احاد ہیں پس ہم یزید پلید کے بارے میں بلکہ اس کے ایمان میں کوئی توقف نہیں کرتے یزید پر اللہ کی لعنت ہو اوراس کے سب مدد گاروں و طرف داروں پر

(شرح العقائد النسفیہ ص ۳۴۴ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

علامہ بلاذری کا قول یزید کے ہاتھوں امام کی شہادت ہوئی:

علامہ احمد بن یحیی بلاذری متوفی ۲۷۹ھ یزید پلید کے سیاہ کارنامے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ثم جری علی یدہ قتل الحسین و قتل اھل الحرۃ الخ

اس یزید پلید کے ہاتھوں امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہل حرہ کی شہادتیں ہوئیں۔

(کتاب جمل من انساب الاشراف جزء ۵ ص ۲۱۴۳ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

علامہ ذہبی کا فرمان:

امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ فرماتے ہیں:

افتتح دولته بمقتل الشهيد الحسين واختتمها بواقعة الحرة

یزید پلید نے اپنی حکومت کا آغاز امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اور اختتام واقعہ حرہ سے کیا۔

(سیر اعلام النبلاء ج۴ ص۱۹ مطبوعہ مکتبۃ الصفا قاہرہ مصر)

نیز علامہ ذہبی تاریخ میں لکھتے ہیں:

قلت ولما فعل يزيد بأهل المدينة ما فعل وقتل الحسين و اخوته وآله وشرب الخمر وارتكب اشياء منكرة الخ

یعنی یزید پلید نے اہل مدینہ کے ساتھ جو کچھ کیا سو کیا اس کے علاوہ اس نے امام حسین اور آپ کے بھائیوں اور بچوں کو قتل کیا اور وہ شرابی تھا اس کے علاوہ وہ دیگر منکرات کا مرتکب ہوا۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام ج۵ ص۳۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان)

فرمان حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ یزید آمر قتل امام وراضی بقتل تھا:

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وبعضے دیگر گویند کہ وے امر بقتل آنحضرت نکردہ وبداں راضی نبودہ وبعد از قتل وے و اہل بیت وے رضوان اللہ تعالی علیہم مسرور و مستبشر نشدہ ایں سخن مردود و باطل است۔

یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ ان کی شہادت سے راضی تھااور نہ ان کے قتل کے بعد ان کے اور اہلبیت رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا یہ بات مردود اور باطل ہے۔

(تکمیل الایمان فارسی ص ۹۸واردو صفحہ ۱۷۸مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

شیخ محقق رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:

شہادت حسین اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس یزید بدبخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی۔

(تکمیل الایمان اردو صفحہ ۱۷۹مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

شیخ محقق شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:

عبید اللہ بن زیاد کہ مباشر قتل امام شہید حسین بن علی رضی اللہ عنہما از ایشاں بود کذا قیل و عجب است ازیں قائل کہ یزید نہ گفت کہ امیر عبید اللہ بن زیاد بودو ہرچہ کرد بامر وے وبرضائے وے کرد

یعنی عبید اللہ بن زیاد جو کہ مباشر ہے قتل امام حسین رضی اللہ عنہ کا اور اس قائل کے حال پر تعجب ہے کہ یزید کا نام نہ لیا حالانکہ ابن زیاد نے جو کچھ بھی کیا یزید کے حکم اور اس کی رضا سے کیا۔

(اشعۃ اللمعات ج۴ص۳۴۳)

شیخ محقق رضی اللہ عنہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

وعجب است ازیں قائل کہ یزید رانگفت امر کنندہ ابن زیاد بود

یعنی اس شخص پر تعجب ہے جو کہتا ہے کہ یزید کو قتل امام رضی اللہ عنہ کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتا حالانکہ ابن زیاد کو قتل کا حکم یزید نے دیا تھا۔

(اشعۃ اللمعات ج۴ ص۶۲۳)

علامہ ابن کثیر کا قول یزید نے امام کو شہید کرایا:

علامہ ابن کثیر یزید کے سیاہ کارنامے شمار کراتے ہیں لکھتے ہیں:

وقد تقدم انه قتل الحسين و اصحابه على يدى عبيد الله ابن زياد الخ

یعنی یہ بات پہلے گذر چکی کہ بے شک یزید پلید نے امام حسین اور ان کے رفقاء کو ابن زیاد کے ہاتھوں قتل کرایا۔

(البدایہ والنھایہ ج۸ ص۲۵۰ مطبوعہ دارالفجر للتراث قاہرہ، مصر)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یزید نے قتال کا حکم دیا:

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

فكتب يزيد الى واليه بالعراق عبيد الله بن زياد بقتاله ....فقتل وجئ براسه فى طست حتى وضع بين يدى ابن زياد لعن الله قاتله و ابن زياد معه و يزيد ايضا الخ

یزید پلید نے اپنے والی عراق عبید اللہ بن زیاد کو لکھا کہ امام حسین سے قتال و جنگ کرے پھر آپ کو شہید کر دیا گیا اور آپ کا سر انور ایک طشت میں رکھ کر خبیث ابن زیاد کے سامنے پیش کیا، ابن زیاد و یزید و قاتل امام حسین ان تینوں پر اللہ کی لعنت۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۶۵ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت)

علامہ قرمانی کا قول یزید نے قتال کا حکم دیا:

علامہ احمد بن یوسف قرمانی متوفی ۱۰۱۹ھ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وبلغ الخبر الی یزید فولی العراق عبید اللہ بن زیاد و امرہ بقتال الحسین

جب یزید کو امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی خبر ملی تو اس نے والی عراق عبید اللہ ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ قتال و جنگ کرے۔

(اخبار الدول و آثار الاول فی التاریخ، ج 1، ص 320، مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

علامہ سبط ابن جوزی کا قول یزید کے ہاتھوں امام کی شہادت ہوئی:

علامہ شمس الدین سبط ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ فرماتے ہیں:

یزید سے اس کی حکومت میں امور فاسدہ کا صدور ہوا جیسا کہ

من قتل الامام حسين عليه السلام واهل بيته ووقعة الحرة والتتبير والقتل ورمى البيت الحرام بالمجانيق وتحريقه ونحو ذلك

امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام اور آپ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی شہادت کا سانحہ اور واقعہ حرہ، قتل وغارت، بیت اللہ شریف پر منجیقوں سے سنگ ریزی اور کعبہ شریف کا جلنا وغیرہ شامل ہیں۔

(مرأۃ الزمان فی تواریخ الاعیان ج ۸ ص ۳۰۰ مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ دمشق شام)

مؤرخ ابن عماد حنبلی کا قول یزید قتل امام سے راضی تھا:

مؤرخ ابن عماد حنبلی متوفی ۱۰۸۹ھ امام تفتازانی کا قول استناداو استشہادا نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحق ان رضا يزيد بقتل الحسين واستبشاره بذلك

حق یہ ہے کہ یزید پلید امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے راضی وخوش تھا۔

(شذرات الذھب فی اخبار من ذھب ج ۱ ص ۶۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فرمان امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ یزید قتل امام سے راضی تھا:

شارح بخاری علامہ قسطلانی رحمہ اللہ تعالی امام تفتازانی کا قول استنادا نقل کرتے ہیں:

والحق ان رضاه بقتل الحسين واستبشاره بذالك

حق یہ ہے کہ یزید پلید امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے قتل سے راضی اور خوش تھا۔

(ارشاد الساری شرح بخاری ج ۵ ص ۱۰۴)

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول یزید قتل امام سے راضی تھا:

شارح جامع صغیر علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ تعالی امام تفتازانی کا قول استنادا نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال التفتازانی الحق ان رضی یزید بقتل الحسین

امام تفتازانی نے فرمایا کہ حق یہ ہے کہ یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل سے راضی تھا۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر ج ۳ ص ۸۴ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یزید کے ہاتھوں امام کی شہادت:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ارتکبه من القبائح هذه الغزوة من قتل الحسين عليه السلام و تخريب المدينة والاصرار على شرب الخمر

اس غزوہ کے بعد اس یزید کے ہاتھوں امام حسین رضی اللہ عنہ کا قتل، واقعہ حرہ اور شراب پینے پر اصرار جیسے قبیح جرائم سرزد ہوئے۔

(شرح تراجم ابواب بخاری ص ۳۲ مطبوعہ کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یزید نے قتل امام کا حکم دیا:

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

اشقیاء شام و عراق بہ گفتہ یزید پلید وبہ تحریص رئیس اہل عناد ابن زیاد امام ہمام رادر کربلا شہید ساختند۔

شام و عراق کے بدبختوں نے ناپاک یزید کے کہنے اور اہل عناد کے سردار ابن زیاد کے اکسانے سے امام ہمام کو شہید کیا۔

(تحفہ اثنا عشریہ (فارسی) ص۶ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

مزید فرماتے ہیں:

وبعضے قتل انبیاء وپیغمبر زادہ ہا مینمایند مثل یزید واخوان او

اور بعض انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام اور ان کی اولادوں کو قتل کر دیتے ہیں جیسے یزید پلید اور اس کے ہم خیال بھائی۔

(تحفہ اثنا عشریہ (فارسی) ص۳۰ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

مفسر علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ یزید قتل امام سے راضی تھا:

مفسر علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۱۳۷ھ امام تفتازانی کا قول استنادا نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قال سعد الملة والدين التفتازانی والحق ان رضاء يزيد بقتل الحسين واستبشاره بذلك واهانة اهل بيت النبی عليه السلام مما تواتر معناه وان كانت تفاصيله آحادا۔

امام سعد الملۃ والدین تفتازانی نے فرمایا اور حق اور سچ بات یہ ہے کہ بے شک یزید پلید حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل سے راضی تھا اوراس نے خوشی کا اظہار کیا اور اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین کی یہ بات تواتر سے ثابت ہے اگرچہ تفاصیل احاد ہیں۔

(تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۱۷۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

فرمان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یزید نے شہید کیا:

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا، حرمین طیبین وخود کعبہ معظمہ وروضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے، ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن مسجد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے اذان و نماز رہی، مکہ و مدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ تابعین بے گناہ شہید کئے، کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے، غلاف شریف پھاڑا اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے

پیاسا ذبح کیا، مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چور ہو گئے، سر انور کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا۔ حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے، اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہو گا، ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے۔

(فتاوی رضویہ ج ۱۴ ص ۵۹۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تاجدار گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یزید قتل امام سے راضی تھا:

تاجدار گولڑہ، فاتح قادیانیت حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

علامہ تفتازانی نے اس کے رد میں خوب فرمایا ہے کہ قتل ذریت طیبہ اور ان کی اہانت بطور یقین اور امر مشہود ہے۔

(ملفوظات مہریہ ص ۱۲۴ مطبوعہ گولڑہ شریف اسلام آباد)

امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ:

بوصیری عصر، حسان زماں امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ محدث ابن جوزی کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وسئل ابن الجوزی کیف یطلق علی یزید انہ قاتل الحسین مع انہ کان فی الشام حین وقوع القتل بکربلاء فانشد:

سھم اصابه ورامیه بذی من العراق لقد ابعدت
سلم مرماك

ابن جوزی سے پوچھا گیا کہ یزید کو امام حسین رضی اللہ عنہ کا شہید کرنے والا کہنا کس طرح صحیح ہے جبکہ وہ کربلا میں شہادت کے کے واقعہ کے وقت شام میں تھا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا:

تیر عراق میں تھا جبکہ تیر مارنے والا ذی سلم میں تھا اے تیر مارنے والے تیر انشانہ کس غضب کا تھا۔

(الشرف المؤبد لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص ۴۷ مطبوعہ مکتبۃ الثقافیۃ الدینیۃ قاہرہ، مصر، برکات آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۵۵ مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور)

علامہ فرنگی محلی کا قول یزید نے قتل کا حکم دیا:

علامہ مولانا عبد الحی لکھنوی فرنگی محلی لکھتے ہیں:

بعض کہتے ہیں یزید نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ وہ اس امر سے راضی تھا اور نہ قتل امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کے بعد خوش ہوا حالانکہ یہ قول باطل ہے۔

(فتاوی عبد الحی ج ۳ ص ۸ مطبوعہ لاہور)

اہل سنت وجماعت کا مذہب مختار یزید نے قتل امام کا حکم دیا:

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ ارشد، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد سیدنا شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ گرامی نیز حضرت اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ کشفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۸۱ھ فرماتے ہیں:

شکی نیست کہ یزید پلید آمر و راضی و مستبشر از قتل حسین علیہ السلام بودہ وہمیں است مذہب مختار اہل سنت و جماعت چنانچہ کتب معتمدہ مفتاح النجاح مرزا محمد بدخشی و مناقب السادات ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی وشرح عقائد نسفی ملا سعد الدین تفتازانی و تکمیل الایمان شیخ عبد الحق محدث دہلوی و غیر آن از اسفار معتبرہ باشواہد و دلائل مذکور و مسطور ست۔

یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ یزید پلید ہی امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دینے والا اور اس پر راضی اور خوش تھا اور یہی اہل سنت و جماعت کا مختار مذہب ہے چنانچہ معتمد علیہ کتب مثلا مرزا محمد بدخشی کی مفتاح النجاح، ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی کی مناقب السادات ، ملا سعد الدین تفتازانی کی شرح عقائد نسفیہ اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہم اجمعین کی تکمیل الایمان اور ان کے علاوہ دیگر معتبر کتب میں مع دلائل و شواہد مذکور ہے۔

(تحریر الشہادتین شرح سر الشہادتین ص۷۸،۷۷ مطبوعہ مطبع اسدی لکھنو)

مزید اس بارے میں اپنا نیز اپنے اساتذہ بالخصوص حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ اللہ تعالی کا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: و مختار راقم

الحروف واساتذہ صوری ومعنوی ہمیں است کہ یزید آمر وراضی ومستبشر بقتل حسین بودہ۔

نیز راقم الحروف اور ہمارے صوری و معنوی اساتذہ (حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی وغیرہ) کا بھی یہی موقف و قول مختار ہے کہ یزید ہی قتل امام حسین رضی اللہ عنہ کا حکم دینے والا اور اس پر راضی اور خوش تھا۔

(تحریر الشہادتین شرح سر الشہادتین ص۷۸ مطبوعہ مطبع اسدی لکھنو)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا قول یزید نے شہید کرایا:

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں:

یزید بن معاویة حیث قتل ابن بنت رسول الله صلی الله علیه وا له وسلم ومن معه من اهل بیت النبوة واهان عترته وافتخر به

جب یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نواسے اور ان کے ساتھ جو اہل بیت نبوت کے افراد تھے ان کو شہید کیا اور عترت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین کی اور اس پر فخر کیا۔

(تفسیر مظہری ج٦ ص ۵۵۴)

مزید لکھتے ہیں:

وقتلوا حسینا رضی الله عنه ظلما الخ

یزید اور اس کے حواریوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو ظلما شہید کیا۔

(تفسیر مظہری ج ۵ ص ۲۷۱ مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ)

علامہ مفسر آلوسی کا قول یزید قتل امام پر راضی تھا:

مشہور مفسر علامہ سید محمود آلوسی فرماتے ہیں:

والطامة الكبرى مافعله باهل البيت و رضاه بقتل الحسين واستبشاره بذلك الخ

یعنی یزید پلید کی بد بختی کہ اس نے اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے ساتھ جو کچھ کیا اور اس کا امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی ہونا اور اس پر خوشی کا اظہار کرنا۔

(تفسیر روح المعانی ج ۱۳ ص ۲۲۷، ۲۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فرمان قلندر رحمۃ اللہ علیہ یزید نے قتل کرایا:

مشہور صوفی بزرگ حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ یزید پلید کے متعلق مثنوی میں فرماتے ہیں:

بہر دنیا آں یزید نا خلف		دین خود کردہ برائے او تلف
زاں دنیا چوں در آمد در نکاح		کرد بر خود خون آں سید مباح

یعنی اس یزید بد بخت نے دنیا کی خاطر اپنا دین ضائع کر دیا دنیا جب اس کے نکاح میں آئی (یعنی حکومت ملی) تو اس نے خود پر امام عالی مقام کا خون حلال کر ڈالا۔

(ترجمہ دیوان مع مثنوی شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۳۲ مطبوعہ الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور)

علامہ شبراوی کا قول: یزید نے قتل امام کرایا:

علامہ شیخ عبد اللہ شبراوی شافعی متوفی ۱۱۷۲ھ فرماتے ہیں:

فقد تعرض لآل البیت الشریف بالاذی فارسل جندہ لقتل الحسین و قتلہ وسبی حریمہ واولادہ وھم اکرم اھل الارض حینئذ علی اللہ سبحانہ وتعالی

اس یزید نے آل بیت شریف کو تکلیف دینے کے لئے کمر باندھ لی قتل امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے اس نے لشکر بھیجا ان کو شہید کیا ان کی اولاد اور گھر والوں کو اسیر بنایا حالانکہ یہ خاندان اس وقت اللہ سبحانہ وتعالی کے تمام کائنات میں سب سے زیادہ معزز و مکرم تھا۔

(الاتحاف بحب الاشراف ص ۵۷ مطبوعہ مطبعۃ الادبیۃ مصر)

علامہ مقبلی کا قول یزید قاتل امام عالی مقام:

علامہ صالح بن مہدی مقبلی متوفی ۱۱۰۸ھ لکھتے ہیں:

واعجب من ذلک من یحسن لیزید المرید الذی فعل بخیار الامۃ مافعل و ھتک مدینۃ الرسول ﷺ و قتل الحسین السبط رضی اللہ عنہ و اھل بیتہ۔

اور تعجب کی بات ہے جو شخص یزید کو اچھا بنا کر پیش کرتا ہے یہ وہی ہے جس نے اس امت کے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ اچھا معاملہ نہیں کیا، مدینۃ

الرسول ﷺ کی حرمت کو خاک میں ملایا حضور نبی کریم ﷺ کے نواسے امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت کو قتل کیا۔

(العلم الشامخ فی تفضیل الحق علی الآباء والمشائخ ص ۳۶۷ مطبوعہ مصر)

فرمان استاذ زمن رحمۃ اللہ علیہ:

برادر اعلیٰ حضرت استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خان رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

اس (یزید پلید) مردود نے اپنی حکومت کی مضبوطی، اپنی ذلیل عزت کی ترقی اس امر میں منحصر سمجھی کہ اہل بیت کرام کے مقدس و بے گناہ خون سے اپنی ناپاک تلوار رنگے، اس جہنمی کی نیت بدلتے ہی زمانے کی ہوا نے پلٹے کھائے اور زہریلے جھونکے آئے کہ جاوداں بہاروں کے پاک گریباں، بے خزاں پھولوں ،نوشگفتہ گلوں کے غم میں چاک ہوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ہری بھری لہلہاتی پھلواڑی کے سہانے نازک پھول مرجھامرجھاکر طراز دامن خاک ہوئے۔

(آئینہ قیامت ص ۲۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

فرمان صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ:

صدر الافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

یزید بن معاویہ ابو خالد اموی وہ بدنصیب شخص ہے جس کی پیشانی پر اہل بیت کرام علیہم الرضوان کے بے گناہ قتل کا سیاہ داغ ہے اور جس پر ہر قرن

میں دنیائے اسلام ملامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام تحقیر کے ساتھ لیا جائے گا۔

(سوانح کربلا ص ۱۱۱ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

فرمان غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ:

غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

کسی نے مجھ سے پوچھا کہ قتل حسین رضی اللہ عنہ سے پہلے یزید اور اس کے ساتھی مومن تھے یا نہیں؟

یزید قتل حسین رضی اللہ عنہ سے پہلے بھی فاسق تھا اور قتل حسین رضی اللہ عنہ کے بعد بھی۔

(خطبات کاظمی ج ۳ ص ۲۱۴)

خلیفہ اعلیٰ حضرت کا فرمان:

خلیفہ و برادر زادہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا حسنین رضا خان رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

آج تمام عالم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کا دل امام عالی مقام کی عظمت سے پر نہ ہو اور یزید جیسے پلید کو اہل بیت رسالت کی بے حرمتی کرنے پر دل سے برا نہ جانتا ہو امام مظلوم کو شہید کر کے یزید اور اس کے حواری خواہ یہ سمجھتے ہونگے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو ہر گز نہیں۔

(دشت کربلا ص ۱۹)

علامہ ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ :

مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات سید احمد قادری رحمہ اللہ تعالی یزید پلید کے ولید کے نام خط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یا تو تو ان (امام عالی مقام) سے بیعت لے اور اگر انکار کریں تو قتل کر کے ان کا سر یہاں بھیج تا کہ ہماری عنایت تجھ پر بدستور قائم رہے ورنہ تو بھی اپنے کو سلطنت سے معزول سمجھ۔

(اوراق غم ص ۲۱۳ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

نیز امام مسلم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ابن زیاد نے جب یزید کو اس کی خبر بھیجی اس کے بعد علامہ ابوالحسنات سید احمد قادری فرماتے ہیں:

اس کے جواب میں یزید پلید نے اظہار خوشنودی کیا اور ابن زیاد کا شکریہ ادا کر کے لکھا ہم نے سنا ہے حسین بن علی بھی عراق آنے کا عزم جزم کر چکے ہیں ،لہذا ان کی طرف سے ہوشیار رہنا اور بہت جلدی ان کا قتل عمل میں لانا۔

(اوراق غم ص ۳۴۴ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

نبیرہ شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ:

نبیرہ شیخ محقق، علامہ اکرام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص یہ کہتا ہے کہ یزید قتل حسین رضی اللہ عنہ پر راضی نہ تھا یہ کہنا غلط ہے۔

(سعادت کونین (اردو) ص۲۸۹ مطبوعہ لاہور)

فرمان خلیفہ تاجدار گولڑہ رحمۃ اللہ علیہ:

خلیفہ تاجدار گولڑہ حضرت علامہ پیر سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب تفسیر مظہری کا قول استناداواستشہادا نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یزید بن معاویة حیث قتل ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و من معه من اهل بیت النبوة و اهان عترته الخ

اس لئے کہ اس (یزید پلید) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر کے بیٹے اور اہل بیت نبوت میں سے آپ کے ساتھیوں کو قتل کیا اور آپ کی اہانت کی۔

(حیات امام الواصلین ص ۲۱۰، ۲۱۲ مطبوعہ جامعہ غوثیہ مہریہ لودھراں)

فرمان محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ:

محدث دکن علامہ سید عبد اللہ شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ صاحب زجاجة المصابیح فرماتے ہیں:

ذرا یزید کو دیکھو دنیا نے اس کا دل ایسا لیا تھا اور وہ اس کا ایسا دیوانہ ہو گیا تھا کہ اس کو کچھ بھی خیال نہ رہا، اس دنیا کی محبت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کے ساتھ وہ کام کروایا جو کسی سے نہ ہو سکے۔

(شہادت نامہ ص ۳۰ مطبوعہ شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد)

مزید فرماتے ہیں:

حاکم مدینہ منورہ کے نام یزید کا حکم پر حکم آنے لگا کہ جہاں تک ہو سکے جلد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے بیعت لی جائے اگر وہ میری بیعت سے انکار کریں تو ان کا سر کاٹ کر جلد میرے پاس روانہ کر دو میں تجھ کو بہت سر فراز کرونگا۔

(شہادت نامہ ص ۱۱۲ مطبوعہ شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد)

علامہ مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ:

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یزید کا فسق و فجور اور واقعہ کربلا اس کی پیشانی پر ایسا داغ ہے جس کو دور نہیں کیا جاسکتا۔

(وقار الفتاوی ج ا ص ۲۹۴ مطبوعہ بزم وقار الدین کراچی)

خطیب پاکستان رحمۃ اللہ علیہ:

خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ کہنا غلط ہے کہ یزید پلید نے امام کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ وہ اس سے راضی تھا بلکہ سب کچھ اس کے حکم اور اس کی رضا سے ہوا۔

(امام پاک رضی اللہ عنہ اور یزید پلید ص ۱۴۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

رئیس القلم رحمۃ اللہ علیہ:

رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ معلوم کرکے آپ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ قاتل حسین یزید کی عظمت و فضیلت اور صداقت و بے گناہی ثابت کرنے کے لئے عباسی نے اپنی کتاب میں حامیان یزید کی جو شہادتیں پیش کی ہیں ان میں یورپ کے ناخدا ترس ملحدین اور اسلام دشمن مورخین کے علاوہ دیوبندی جماعت کے شیخ المشائخ مولوی حسین احمد آنجہانی کا نام نامی بھی ہے۔

مزید فرماتے ہیں: یزید کے متعلق تو تاریخی روایات میں شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی ہے اور معرکہ کربلا کے دردناک مظالم بھی

(حاشیہ نشینان یزید کی نقاب کشائی، کربلا کا مسافر ص۹،۱۰ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک اہم ترین سوال جو معرکہ کربلا کی پوری داستان کا محور ہے اور اسی اساس پر موجودہ تاریخ کا ایوان کھڑا ہے وہ یہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کا قاتل کون ہے؟

سینکڑوں صفحات سیاہ کرنے کے باوجود بھی عباسی صاحب کا قلم اس حقیقت کے چہرے سے نقاب کشائی نہیں کرسکا ہے کہ امام حسین و اہل بیت کے قتل میں کس کا ہاتھ ہے تاریخ کے طالب علم کا ذہن اور الجھ جاتا ہے۔۔۔

علامہ ابن کثیر نے اپنی کتاب میں یزید کے نفسیاتی واردات کی جو حالات بیان کی ہے وہ بالکل اس کی کاپی ہے ملاحظہ ہو:

لما قتل ابن زیاد الحسین و من معه بعثت برؤسهم الی یزید فسر بقتله اولا و حسنت بذلك منزلة ابن زیاد و عنده ثم لم یلبث الا قلیلا حتی ندم

جب ابن زیاد نے امام حسین اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کیا تو اس نے ان کے مقتول سروں کو یزید کے پاس بھیجا ابتداء میں یزید نے امام حسین کے قتل پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور ابن زیاد کی قدر و منزلت اس کی نگاہ میں بڑھ گئی پھر کچھ دنوں کے بعد وہ اپنے کرتوت پر شرمسار ہوا۔ (البدایہ ج۸ ص ۲۲۲)

پھر جب اندیشہ عقوبت و ندامت و پشیمانی کی شدت اور بڑھ گئی اور ابن زیاد کے کرتوت اور قتل حسین کے نتائج و عواقب کا صحیح اندازہ ہوا تو یزید کف حسرت ملنے لگا تلملا اٹھا اور بدحواسی کے عالم میں ابن زیاد کو کوسنے لگا:

فیبغضنی بقتله الی المسلمین وزرع فی قلوبهم العداوة فابغضنی البر والفاجر بما استعظم الناس من قتلی حسینا مالی ولابن مرجانة

اس نے حسین کو قتل کر کے مجھے مسلمانوں کی نظر میں دشمن بنا دیا اور ان کے دلوں میں میری دشمنی کا بیج بو دیا اب مجھے ہر نیک و بد اپنے تئیں مبغوض سمجھے گا کیونکہ عام لوگوں کی نگاہ میں میرا حسین کو قتل کرنا بہت بڑی شقاوت ہے ہائے افسوس کیا انجام ہوگا میرا اور ابن مرجانہ (زیاد) کا۔

یہ دیکھئے حق ہے زبان کا صحیح ترین مقام کہ خون ناحق کا الزام سر پر چڑھ کر بول رہا اور جس کی دھمک سے ایوان دمشق کے مینارے ہل گئے اور کیا اب بھی یزید کی بریت وصفائی کے لئے کسی تاویل کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے

جو چپ رہے گی زباں خنجر پکارے گا آستین گا

یہ مصرعہ شاید اسی موقع کے لئے شاعر کے ذہن میں آیا تھا۔

(کربلا کا مسافر ص ۱۱۱،۱۱۰ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

فرمان فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ :

فیض ملت علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یزید پرست کہتے ہیں کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ ہی اس فعل سے راضی تھا یہ بھی باطل ہے۔

(یزید کے غازی ص ۱۵ مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور)

شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ :

شارح بخاری علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یزید پلید کے فسق و فجور، بغاوت وغصب وغیرہ پر حوالوں اور ثبوتوں کے ساتھ لکھا ہے، حضرت امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر فوج کشی اور ان کی شہادت وغیرہ میں اسی پلید کا ہاتھ دکھایا ہے۔

(خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ ویزید پر ایک تحقیقی نظر، مشمولہ تحفظ عقائد اہل سنت ص ۹۳۰ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

نیز شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک مقالہ میں امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت والحق ان رضی یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذلك الخ کو استنادا پیش کیا نیز ایک مقام پر یزید کے بیٹے کی گواہی کو بھی نقل کیا کہ اس کے باپ نے آل رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قتل کیا۔

(مقالات شارح بخاری ج ا ص ۶۹۶ مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ کراچی)

تلمیذ و خلیفہ محدث اعظم پاکستان مولانا نواب الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت علامہ نواب الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قتل حسین (رضی اللہ عنہ) کا اصل مجرم یزید تھا

(فتنہ یزیدیت ص ۵۹، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ سعدی پارک مزنگ لاہور)

فقیہ ملت رحمۃ اللہ علیہ:

فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کی بنا پر یزید پلید سخت گناہ گار، حق العبد میں گرفتار، لائق عذاب قہار اور مستحق عذاب نار ہوا۔

(فتاوی فیض الرسول ج ا ص ۱۲۵، ۱۲۶ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

فقیہ ملت رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

یزید حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا جس کی کنیت ابو خالد ہے امیہ خاندان کا وہ بدبخت انسان ہے جس کی پیشانی پر نواسئہ رسول جگر گوشہ بتول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا سیاہ داغ ہے جس پر ہر زمانے میں لوگ ملامت کرتے رہے اور رہتی دنیا تک ایسے ہی ملامت کرتے رہیں گے۔

حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل اور اہل بیت نبوت کی توہین و تذلیل پر یزید کی رضا اور خوشنودی تواتر سے ثابت ہے۔

(خطبات محرم ص۳۰۶ مطبوعہ لاہور)

علامہ ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ:

پاسبان مسلک امام احمد رضا، نباض قوم علامہ ابو داؤد محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یزید پلید نے حضرت امام کے انکار بیعت کے بعد باوقار طریقہ سے راہ مصالحت اختیار کرنے، حضرت امام کو اعتماد میں لینے اور اپنی صفائی و معذرت پیش کرنے کی بجائے میدان کربلا میں جس طرح انکار بیعت کا انتقام لیا، جلاد ابن زیاد بدنہاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا اور اسے خصوصی اختیار و ہدایات دے کر حضرت امام و تمام خاندان اہل بیت سے جو ہر قسم کا ظلم و ستم روا رکھا اس سے کوئی عامی و عالم اور اپنا بیگانہ ناواقف نہیں یہی طوفان ظلم و ستم یزید پلید اور اس کے ظالم

افسران و اہلکاران کے لئے کچھ کم نہ تھا مگر اس نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ شہادت امام کے بعد ترک نماز و شراب نوشی وغیرہ فسق و فجور کا مزید سلسلہ جاری کیا۔

(براہین صادق ص ۳۴۳ مطبوعہ مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

علامہ شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ:

پیر طریقت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یزید کا اس واقعہ (شہادت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ) سے براہ راست کوئی تعلق نہیں تھا جو کچھ کیا وہ ابن زیاد نے کیا چند تاریخی شواہد پیش خدمت ہیں جن سے اہل حق و انصاف خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(فضائل محرم الحرام و شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ ص ۱۰ مطبوعہ تحریک اتحاد اہل سنت پاکستان کراچی)

علامہ عبد السلام قادری:

حضرت علامہ مولانا عبد السلام قادری رضوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

پھر اس میں بھی (یزید کا) قبیح ترین فسق یہ تھا کہ اس نے نواسئہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خاندان نبوت پر ظلم و ستم کئے اور پھر ان کو قتل کیا۔

شہادت نواسئہ سید الابرار و مناقب آل نبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۳۴ مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور)

نیر ملت رحمۃ اللہ علیہ:

مناظر اسلام حضرت علامہ اللہ بخش نیر مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یزیدی ملاں یہ کہتے ہیں کہ یزید تو دمشق میں تھا اور حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں شہید ہوئے یزید تو کربلا میں موجود ہی نہ تھا، حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ یزید کے حکم اور رضا سے ہوا۔۔۔ یہ کہنا غلط ہے کہ یزید قتل امام سے راضی نہ تھا اور نہ یہ قتل اس کے حکم اور رضا سے ہوا بلکہ بلاشبہ یہ سب کچھ یزید پلید کے حکم سے ہوا ۔

(فاتح کربلا ص ۲۸۱ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

افتخار ملت رحمۃ اللہ علیہ:

خطیب شہیر علامہ سید افتخار الحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حیرت کی بات ہے کہ خود یزید پلید کا اپنا حقیقی بیٹا معاویہ تو اپنے باپ کے خلاف بیان دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے باپ نے عترت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا۔۔۔ لیکن آج چودہ سو سال بعد یہ خارجی نجدی مولوی اسے پیدائشی جنتی اور کربلا کے حق و باطل کے خونین معرکہ سے بری الذمہ سمجھتے ہیں۔

(کفر یزید ص ۱۰۳، ۱۰۲ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

فقیہ العصر علامہ مفتی محمد امین رحمۃ اللہ علیہ:

فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد امین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ محقق رضی اللہ عنہ کا قول استناداو استشہادا نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بعض نے کہا یزید پلید نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور وہ ان کے قتل سے راضی نہ تھا اوران کی شہادت کے بعد خوش و مسرور نہیں ہوا یہ بھی باطل ومردود ہے۔

(یزید کون تھا، ص ۱۱ مطبوعہ ادارہ تبلیغ الاسلام فیصل آباد)

یزید پلید اور قتل امام کا حکم ورضا اغیار کی نظر میں:

ابن حزم:

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں:

کان قبیح الآثار فی الاسلام قتل اهل المدینة وافاضل الناس وبقیة الصحابة رضی الله عنهم یوم الحرة فی آخر دولته وقتل الحسین و اهل بیته فی اول دولته

یزید اسلام میں قبیح افعال کرنے والا رہا ہے اس نے اپنے اقتدار کے آخری دور میں یوم حرہ کو اہل مدینہ کا قتل عام کیا بہترین لوگوں اور بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کو قتل کیا اور اپنی حکومت کے اوائل میں امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت کو قتل کیا۔

(جمہرۃ انساب العرب ص ۱۱۳ مطبوعہ دار المعارف قاہرہ مصر)

نواب صدیق حسن بھوپالی:

نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتا ہے:

تفتازانی گفتہ حق آنست کہ رضائے وے بقتل حسین و استبشار وے بداں و اہانت نمودن اہل بیت متواتر المعنی است۔۔۔۔۔بعد قتل امام حسین لشکر بتخریب مدینہ منورہ فرستاد وبقیہ صحابہ و تابعین راامر بقتل کرد۔

علامہ تفتازانی فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ قتل امام حسین رضی اللہ عنہ پر یزید کی رضا مندی اور اس پر خوشہونا اور اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرنا متواتر المعنیٰ ہے۔۔۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بعد اس نے مدینہ منورہ کی تخریب کے لئے لشکر بھیجا اور جو صحابہ و تابعین وہاں باقی تھے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

(بغیۃ الرائد ص ۶۳ مطبوعہ مطبع علوی لکھنو)

قاری طیب دیوبندی:

مولوی قاری طیب دیوبندی مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتا ہے:

اس میں بھی قبیح ترین فسق جس نے امت میں اس کی طرف ذہنی اشتغال پیدا کر دیا وہ قتل حسین ہے جو اس کی امارت کا شاہکار ہے ابن کثیر کہتے ہیں وقد تقدم انہ قتل الحسین و اصحابہ علی یدی عبید اللہ ابن زیاد (البدایۃ والنہایۃ ج۸ ص ۲۲۲)

اور یہ گذر چکا کہ (یزید) نے حسین اور ان کے ساتھیوں کو عبید اللہ ابن زیاد کے ہاتھ سے قتل کیا۔

کوئی وجہ نہیں کہ قاتل حسین کو اس قتل پر خوشی نہ ہو قسطلانی نے شارح بخاری نے علامہ سعد الدین تفتازانی سے نقل کیا کہ

والحق ان رضا یزید بقتل الحسین واستبشاره بذلك واهانة اهل بیت النبی ﷺ مما تواتر معناه وان كان تفاصیلها احادا (قسطلانی ج۵ ص ۱۲۵،۱۲۴)

قسطلانی کا بلا نکیر تفتازانی سے یہ عقیدہ اور واقعہ نقل کرنا اس عقیدہ اورواقعہ سے خود ان کی موافقت کی کھلی دلیل ہے کیونکہ نہ انہوں نے اس قول کی تردید کی نہ اس پر نکیر کی بلکہ اسے بطور استشہاد پیش کیا ہے اس لئے ایک محدث اور ایک متکلم کے اتفاق سے یزید کی رضا بقتل الحسین اور اس کا فسق ثابت ہوتا ہے پھر جبکہ تفتازانی فسق یزید کو جو جواز لعن سے واضح ہے متفق علیہ اور اس واقعہ رضا بالقتل کو معنیً متواتر بھی فرمارہے ہیں تو ان دونوں ائمہ حدیث و کلام کے نزدیک یہ بطور ایک متواتر عقیدہ و چیز کے واجب التسلیم ثابت ہوتا ہے جو دو کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ اجماعی بات ہوگئی۔

(شہید کربلا اور یزید ص ۱۲۷،۱۲۶ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

مزید لکھتا ہے: یہ کہنا کہ یزید قتل حسین سے راضی نہ تھا خود یزید ہی کے منشا کے خلاف ہے۔

(شہید کربلا اور یزید ص ۱۳۵ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

رشید گنگوہی:

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے:

بعض ائمہ نے جو یزید کی نسبت کفر سے کف لسان کیا ہے وہ احتیاط ہے کیونکہ قتل حسین رضی اللہ عنہ کو حلال جاننا کفر ہے نگر یہ امر کہ یزید قتل کو حلال جانتا تھا محقق نہیں ۔

(فتاوی رشیدیہ ص۴۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مولوی وحید الزماں:

مولوی وحید الزماں وہابی لکھتا ہے:

وای ایذاء اعظم من قتل آله واقاربه ﷺ وهتك حرمته وقتل اهل المدينة وامر يزيد بذلك واستبشاره به متواتر لا يمكن الانكار عنه

آل رسول و اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل سے اور ان کی بے حرمتی سے اور اہل مدینہ کو قتل کرنے سے بڑھ کر کون سی ایذا ہے، یزید نے ایسا کرنے کا حکم دیا اور اس کا ان باتوں پر خوش ہونا متواتر ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔

(ہدیۃ المھدی حاشیہ ص۹۸ مطبوعہ مطبع شمس الاسلام حیدر آباد دکن)

اسماعیل دہلوی:

وہابیوں کا امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

یزید و شمر نے تو پیغمبر کو نہیں مارا بلکہ پیغمبر کے نواسے اور امام وقت کو کہ پیغمبر کا نائب تھا تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر کے قاتل کا سا گناہ ہے تو وہ یزید و شمر سے بھی بد تر ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۹۵ مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ صدر بازار مؤناتھ بھنجن یوپی، انڈیا)

وہابیوں کا امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسین کے شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئے اور یہاں جو حضرت امام پر رنج اور تکلیف ہوئی اس کا حال دریافت کر کے عالم ارواح میں حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوئے تو مسلمان کو چاہئے کہ جب امام کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے اور جانے کہ عبید اللہ ابن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر اور خولی وغیرہ مردوں نے باجازت یزید پلید حضرت امام کو رنج پہنچایا نہایت بری حرکت کی۔

(عظمت صحابہ و اہل بیت ص ۱۰۳ مطبوعہ مکتبہ نذیریہ اچھرہ، لاہور)

فتاوی نذیریہ:

وہابیوں کے مشہور کتاب فتاوی نذیریہ میں ہے:

اور بعض قائل ہیں کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا نہ اس فعل سے راضی تھا یہ بھی باطل ہے قال العلامۃ التفتازانی فی شرح العقائد النسفیۃ والحق ان رضی یزید بقتل الحسین و استبشارہ

بذلك واهانة اهل بيت النبی ﷺ مما تواتر معناه وان كان تفاصيله احادا انتهی۔

(فتاوی نذیریہ ج ا ص ۷ ۲۲ مطبوعہ اہل حدیث اکیڈمی لاہور)

عبدالرشید نعمانی:

مولوی عبدالرشید نعمانی لکھتا ہے:

اس (یزید پلید) نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہی کو قتل نہیں کیا بلکہ مدینہ نبوی علی صاحبها الصلوۃ والسلام میں صحابہ کرام اور تابعین عظام کا قتل عام کرایا۔

(یزید کی شخصیت اہل سنت کی نظر میں، ص ۱۴۲، مطبوعہ مکتبہ اہل سنۃ وجماعۃ کراچی)

حرف آخر:

ان تمام عبارات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یزید پلید نے قتل امام کا حکم دیا اور وہ قتل امام سے راضی تھا نیز وہ شہادت کے بعد خوش ہوا اور واقعہ کربلا کا ذمہ دار یزید پلید ہی ہے۔